سوال

(159)آب زم زم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آب زمزم کے فائدہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث صحیحہ سے آب زمزم کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ یہ مقدس اور مبارک پانی ہے۔ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زمزم کے بارے میں فرمایا:

«إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ» (صحیح مسلم فضائل الصحابہ من ابی ذر رضی اللہ عنہ حدیث :2473)

''یہ پانی مبارک ہے اور یہ کھانے والے کے لیے کھانا بھی ہے۔''

ابوداؤد کی روایت میں بسند جید یہ الفاظ بھی ہیں:

(وشفا سقم)مسند ابی داود الطیالسی الجزء الثانی ص :61)

''یہ بیماری کے لیے شفاء بھی ہے۔''

یہ احادیث آب زمزم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ کھانے والے کے لیے کھانا، بیمار کے لیے شفا ہے اور بلاشبہ یہ انتہائی بابرکت پانی ہے۔ سنت یہ ہے کہ آب زمزم کو نوش کیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے نوش جان فرمایا، کیونکہ اس میں برکت ہے۔ یہ پاک کھانا ہے۔ جب میسر ہو اسے تناول کرنا چاہیے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے تناول فرمایا تھا۔ یاد رہے! آب زمزم کے ساتھ وضو کرنا، استنجاء کرنا اور بوقت ضرورت غسل جنابت کرنا بھی جائز ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی نکلا تو لوگوں نے اس پانی کو لے لیا تھا (۱) صحیح مسلم، فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنہ، حدیث :2473:

تاکہ اس سے اپنی پینے، وضو کرنے، کپڑوں کو دھونے اور استنجاء کرنے کی ضرورتوں کو پورا کریں اور امر واقع یہ ہے کہ انہوں نے ان تمام ضرورتوں کے لیے اس پانی کو استعمال کیا۔ آب زمزم اگرچہ اس پانی کی طرح تو نہیں ہے، جو آپ کی مبارک انگلیوں سے نکلا، اس سے مرتبہ میں بڑھ کر بھی نہیں ہوسکتا، تاہم یہ دونوں ہی بے حد مقدس پانی ہیں اور جب

نبی ﷺ کی مبارک اور مقدس انگلیوں سے پھوٹنے والے پانی سے وضو کرنا، غسل کرنا، استنجا کرنا اور کپڑوں کو دھونا جائز تھا تو آب زمزم کو ان تمام کاموں کے لیے استعمال کرنا بھی جائز ہو گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

ج4ص136

محدث فتویٰ